مین شبلی اور ظفر علی خان کی یہ دو نظمیں قابل ذکر ہیں کہ یہاں نہ صرف مزاح کا عنصر موجود ہے بلکہ بات کرنے کا انداز بھی بالواسطہ ہے:—

اک جرمنی نے مجھ سے کہا از رہ غرور
آسان نہیں ہے فتح تو دشوار بھی نہیں
برطانیہ کی فوج ہے دس لاکھ سے بھی کم
اور اس پہ لطف یہ ہے کہ تیار بھی نہیں
باقی رہا فرانس تو وہ رند لم یزل
آئین شناس شیوۂ پیکار بھی نہیں
مین نے کہا غلط ہے ترا دعوئ غرور
دیوانہ تو نہیں ہے تو ہشیار بھی نہیں
ہم لوگ اہل ہند ہیں جرمن سے دس گنے
تجھ کو تمیز اندک و بسیار بھی نہیں
سنتا رہا وہ غور سے میرا کلام اور
پھر وہ کہا جو لائق اظہار بھی نہیں
"اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں"

——— شبلی نعمانی

پھٹکری سے مجھ کو مطلب ہے نہ ہڑّے سے غرض
رنگ ہے دامن ہی اس دامن پہ چوکھا آئے گا
کارڈ اک بیرنگ لکھا ہے نمونے کے لئے
بند ہو کر ڈاک میں اخبار مفت آ جائے گا